بنگلور

... دوشنبہ ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۲ اگست سنہ ۱۹۰۱ع | نمبر ۳۰

مقدمۂ ایکشن

مدت کے چھوڑے ملین گے

اوس شخص کی فرحت و خوشی کا اندازہ جسے زمانہ کے سبب اپنے عزیز وطن اور جان سے زیادہ پیارے عزیزون کا دیدار نصیب ہو کوئی اوسیکے دل سے پوچھے۔ ناامیدی جسپر پورا طور سے قبضہ کر چکی ہو۔ اور آرزو کا چراغ زمانۂ ناسازگار کی باد مخالف سے گل ہو گیا ہو۔ اسکا وقت کیسی آتش لطف سے روشن ہو جانا ملکہ شخص کیسقدر مسرت بخش ہو سکتا ہے۔ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ عرابی پاشا کو مصر سے نکلتے وقت ہبات کا وہم و گمان بھی ہوگا کہ پھر کبھی روز اوس پیارے وطن کی زیارت نصیب ہوگی اور اگر کچھ وقت کچھ امید تھی بھی تو امتداد زمانہ نے اوسکو بھی مٹ کر دیا تہا مگر ہز رائیل ہائینس ڈیوک آف کارنوال کی نظر عنایت نے انکی امید کو پھر تازہ کر دیا۔ اور یہ مصر روانہ ہوگئے۔

ترکی ترقی

اعلیحضرت سلطان المعظم کی بیدار مغزی نے ترکی سلطنت کے ترقی کے اعلیٰ درجے پر پہونچا دیا۔ اور علم میں بھی اس قدر ترقی ہو گئی ہے کہ کسی دوسری سلطنت کا دست نگر نہ ہونا پڑیگا ابتک چونکہ یہان علم کا زیادہ چرچا نہ تہا۔ ممالک غیر کے اکثر معزز عہدون پر ممتاز ہوتے تہے۔ چنانچہ یہان یورپین بیرسٹرون اور ججون کی بہی کثرت تہی۔ مگر اب اعلیحضرت نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے کہ جس بیرسٹر یا جج کے پاس ترکی سند نہوگی وہ وکالت کا مستحق نہ ہوگا۔ اس سے دو فائدے ہونگے ایک تو یہ کہ ترکی کی دولت باہر نہ جانے پائیگی۔ دوسرے یہ کہ ترکی میں علم کی روز افزون ترقی ہوگی۔ خدا کا لاکھ شکر ہے کہ اعلیٰ حضرت معظم سلطان عبد الحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ کے زمانہ میں یہ سلطنت تنزل کے اسفل درجہ سے ترقی کے اعلیٰ درجہ پر پہونچ گئی۔

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
والدہ صاحبہ سید محمد فارس عرف ننھے میان	منیر شریف	عہ	ڈاکٹر سید محمد وارث حسین صاحب
ہمشیرہ و والدہ ڈاکٹر سید محمد وارث حسین صاحب	”	؏	
مسماۃ جمیلن صاحبہ	”	۸	”
ممبران انجمن اسلامیہ	کلکتہ	ننگ	سکریٹری صاحب
عبد الرحمن غلام نبی صاحب	دہپانہ (دھوریہ)	؏	
میزان		۲۵	
رقم سابقہ		[illegible]	
کل میزان		[illegible]	

پارسی مشرف باسلام ہوئے

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سارے ملک ہی میں اشاعت اسلام کا کوئی سامان نہیں ہے اور مسلمان بھی اہل مقدرت ہونے اور گورنمنٹ سے پوری پوری مذہبی آزادی حاصل ہونے پر بھی ایسے خواب خرگوش میں پڑے ہوئے ہیں کہ گویا انہیں اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ ان خدا کے بندوں نے اتنا انتظام بھی تو نہیں کیا ہے کہ اپنے عزیزوں سے جدا ہونے والے نومسلم معاش کی صورت ہونے تک بیفکری سے زندگی بسر کر سکیں مگر ہمیں بھی خدا کی ہی حکمت ہے۔ اس سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے بڑھکر اس دین کی صداقت کا کوئی ثبوت ہو سکتا ہے کہ باوجود اس بدانتظامی کے بھی جن کے دل میں اسلام کا نور پاک جلوہ افگن ہوتا ہے انہیں اپنے آبائی دین سے سخت نفرت ہو جاتی ہے اور جس دین متبرک کا حامی خدا پاک ہے اسکو کسی انسان فانی کی حمایت کی ضرورت نہیں ہے۔ آتش پرست پارسیوں کا مذہب تو ایسا ہے کہ زمین میں نہ تیرہ میں۔ دولت کی غلامی انکا دین ہے اور دنیاوی عیش انکا ایمان۔ اور بہر کیفیت تو دل نے انہیں ایسا کر دیا ہے کہ سچے دین کی تلاش کی طرف انکا خیال بھی نہیں جاتا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ انہیں بھی اپنے حبیب پاک کے دین کے وسیع دائرہ میں لانا چاہا تو ایمان کی ایک جھلک بتا دی۔ ایک سال کا عرصہ ہوا کرباندرہ میں ۲ پارسی مشرف باسلام ہوئے تھے اور اسی وقت یہ بھی سنا گیا تھا کہ دوسرے پارسی بھی خود کو نجات اخروی کا مستحق بنانا چاہتے ہیں مگر قومی تعلق انہیں اس سے روکتے ہیں۔ لیکن جوش اسلام کہیں رک سکتا ہے۔ انہیں پر قادر کی جبر و تعدی ہوئی اور بیشے بھی ہوئی مگر بہرحال دو شنبہ کو انجمن تبلیغ الاسلام میں ایک معزز پارسیوں کا ایک خاندان مشرف باسلام ہوا انہیں ہم مبارکباد دیتے ہیں۔ انکے اسلامی نام دین محمد، غلام دستگیر، [illegible] محمد حسین اور [illegible] رکھے گئے [illegible]

اسکا نام قدردانی ہے

اسوقت ہماری نظروں کے سامنے دو معزز افسروں کے کارنامے ہیں جنمیں سے ایک نے زور بازو سے اور دوسرے نے قوت دماغی سے اپنی قوم کی خدمت کرکے ناموری حاصل کی ہے۔ لارڈ رابرٹس نے ایسے وقت میں گورنمنٹ کی عزت و آبرو اور اپنے ہموطنوں کی عزیز جانوں کی حفاظت کی کہ جب ہر طرف سے مار پڑی تھی اور ہمیں گھیر لیا تھا اور فوجوں کی متواتر ناکامیابیاں ہمارے بہادروں کی کمرہمت اور ہماری امیدوں کا تار توڑ رہی تھیں لارڈ موصوف نے ٹرانسوال کی زمین پر قدم رکھتے ہی فتوحات کا ڈنکا بجانا شروع کر دیا۔ اور دشمن کو ایسا زیر کر دیا کہ اسوقت سے اب تک انہیں سر اٹھانیکی مہلت نہیں ملی ہے۔ دوسرے افسر کاونٹ والڈرسی ہیں جن کی ذہانت طبع اور قوت دماغی نے وہ کام کیا جو لاکھوں ایسی بھی نہ کر سکتیں۔ اگر لارڈ رابرٹس نے ہزاروں کا خون بہا کر یہ ناموری حاصل کی تو کونٹ موصوف نے معاملات چین کی ان الجھی گتھی ناخن تدبیر سے بلا نقصان سلجھا دی۔ اب انکی ایسی اچھی خدمتوں کا صلہ دینے والی دونوں گورنمنٹوں کا دنیا میں سب سے بڑی سلطنتوں میں شمار ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قدردانی میں کس کا نمبر اول رہا۔ ہم تو جرمنی ہی کی قدردانی کو ترجیح دینگے کیونکہ اگر برٹش گورنمنٹ نے دنیا کی ناپائدار دولت سے لارڈ رابرٹس کا دل خوش کر دیا تو جرمنی نے ایسی قدردانی کی کہ جب تک سلطنت باقی ہے کاونٹ والڈرسی کا نام صفحہ ہستی سے محو نہ ہوگا۔ شہنشاہ جرمن نے ایک رجمنٹ کو کونٹ موصوف کے نام سے نامزد کیا ہے یہ کوئی معمولی اعزاز نہیں ہے کیونکہ جرمنی میں آج تک کوئی افسر جنگ بجز اس کے اس عزت سے سرفراز نہوا تھا۔

ہمیں امید ہے کہ برٹش گورنمنٹ بھی اپنے ہر دلعزیز افسر کی اور زیادہ قدردانی اور دائمی عزت افزائی ضرور کریگی۔

تاب مفارقت نہ لا سکی

انگلستان والوں میں سنہ ۱۹۰۱ع میں جو مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا اس کے بار غم سے شاید عمر بھر وہ سبکدوش نہ ہو سکینگے کیونکہ ملکہ وکٹوریہ کے عہد دولت میں جسقدر اس سلطنت کو ترقی نصیب ہوئی وہ شاید کسی گورنمنٹ کو کبھی میسر ہوئی ہوگی امن و امان نے اپنا گھر بنا لیا تھا اور جب ہر طرف آتش جنگ مشتعل تھی اور برٹش فوج اپنے دشمن کے مقابلہ میں بازار جانفروشی لگائی ہوئی تھی۔ ایسی حالت میں بھی رعایا چین اور بیفکری سے زندگی بسر کرتی رہی۔ ایسی عالم کا دنیا کے پردے سے اٹھ جانا اور اپنے جان نثاروں سے ہمیشہ کیلئے رو پوشی کر کے گوشہ عافیت میں منہ چھپا لینا کوئی ایسا داغ نہ تھا جو انگریزوں کے دل سے مٹ جاتا مگر موت کے آگے کسی کی کیا پیش جا سکتی ہے صبر کرنا پڑا۔ شاہ ایڈورڈ کو اس صدمہ کا جسقدر رنج ہوتا تھوڑا تھا کیونکہ سوائے شفیق ماں ہونے کے اس سلطنت کے انتظام سے بھی انہیں بیفکری تھی۔ یہ زخم التیام ان کے دل میں ہرا ہی تھا کہ فلک شعبدہ باز کی کجرفتاری نے اسپر اور نمک چھڑک دیا۔ یوں تو جن کی رگوں میں ایک ہی خون دوڑتا ہے انکی محبت کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا لیکن بڑی بہن تو اپنی والدہ کے انتقال کے بعد بھی دل کو ایک قسم کی ڈھارس دیتی ہے۔ اگر ملکہ معظمہ کا سایہ شاہ ایڈورڈ کے سر سے اٹھ گیا تھا تو جرمنی کی ملکہ فریڈرک کا دیدار انکی تسلی کے لئے کافی تھا مگر موت نے ملکہ فریڈرک کو دنیا سے اٹھا لیا اور ہمارے شہنشاہ کے مجروح دل پر نمک کا کام کیا۔ ملکہ فریڈرک ہماری ملکہ معظمہ کی مفارقت کی تاب نہ لا سکیں اور بہت جلد انسے ملنے کیلئے دوسری دنیا میں چلی گئیں مگر افسوس انہیں اپنے پسماندوں کا خیال نہ آیا۔ شہنشاہ جرمنی کی مصیبت بھی ہمارے شاہ ایڈورڈ سے کچھ کم نہیں ہے نانی کے انتقال کے بعد ہی اپنی والدہ کی مفارقت کا داغ انکے دل سے سخت دشمنی کر گیا۔

پھر یہ کیا ہو گیا

بھی چین کے معاملہ کی پیچیدگیون نے تو ہماری عقل کو چکر مین ڈالدیا۔ کوئی بات سمجھ مین نہین آتی کہ ایک ایسا فیصلہ کیون نہین ہوتا پہلے تو روس و انگلنڈ کی بڑی بڑی ہوئی مخالفت نے فیصلہ صلح کو کشمکش مین ڈال رکھا تھا۔ ہر طاقت اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی اور اپنی بات کی پچ رکھنے کے سوا ان دونو کو انجام بینی کی بھی کچھہ نہ سوجھتی تھی۔ خیر خدا خدا کر کے اسکا تصفیہ ہو گیا۔ اور کچھہ تو روس مان گیا۔ اور کچھہ انگلنڈ۔ اسکے بعد یہ خیال بھی نہ تھا کہ فیصلہ صلح اور طول کھینچیگا بلکہ وہان کی خبرون سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ کچھہ دنون مین سارا جھگڑا طے ہوا جاتا ہے لیکن خدا جانے کیا وجہ ہے کہ ایک بعد دیگرے گتھیان پڑتی ہی جاتی ہین۔ وزراے پیکن نے تو یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ ۷ اگست کو شرائط صلح پر تمام سلطنتون کے وکلا دستخط کر دینگے۔ مگر خدا جانے کسنے چھینکدیا یا بلی آڑے آگئی کہ [illegible] صیاد نے کب ناوک بیداد لگایا۔ جب اوسنکو ہم شاخ سے پرتولے ہوے تھے۔ تمام سپاہیون نے اپنا بوریا بدھنا سنبھال لیا تھا کہ یہان دستخط ہوئے اور ہم چلدیے۔ مگر ہماری برٹش گورنمنٹ نے بیچ ہی مین ٹوک دیا۔ ۷ اگست کی شام کو سر ستاو نے اطلاع دی کہ انگلنڈ اس معاہدہ پر دستخط نہین کر سکتا۔ سرکاری طور پر تو ٹھیک اس بیوجہ انکار کی کوئی وجہ نہین بتلائی گئی ہے۔ مگر ہم تو جانتے ہین اسکی وجہ ممبران پارلیمنٹ کی وہ چیخ پکار ہے جو یورپین افواج کے قیام پیکن کے متعلق کیگئی تھی۔ اگرچہ لارڈ کرینبورن نے انکا دل سمجھانے کے لیے یہ کہدیا تھا کہ چونکہ انکا قیام وہان مستقل طور پر نہوگا اسلیے کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے لیکن وہ صرف دلکے سمجھنے تہے کہ تعجب نہین جو انکا قیام کوئی رنگ لائے۔ اسلیے غور و فکر کی مہلت کے لیے انہون نے یہ کہدیا ہوگا کہ ہم ان شرائط پر دستخط نہین کر سکتے۔ اب دیکھا چاہیے کب تصفیہ ہوتا ہے۔

اسلامی سلطنتونکا اتحاد

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آجکل اسلامی سلطنتونکو باہمی اتحاد کیطرف بہت خیال ہوا ہے۔ شاہ کجکلاہ ایران نے اعلیحضرت سلطان المعظم سے شرف ملاقات حاصل کر کے اپنی دوستی کا ثبوت دیا۔ امیر صاحب کابل نے اول تحفہ قرآن مجید اور پھر چندہ حجاز ریلوے کی معرفت سے اسلامی سلطنت کی محبت اور جوش اسلام کو ثابت کر دیا۔ خدیو مصر نے صرف اتنا ہی نہین کیا کہ حضور عالی کی پابوسی سے شرف اندوز ہوئے بلکہ آپکی اطاعت کا طوق بھی گلے مین ڈال لیا۔ اور سلطنت کی جن پیچیدگیون نے انہین اس عزت سے محروم رکھا تھا اوسکے دور ہونیکے بعد انہون نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنے آقاے قدیم کے سلسلہ ارتباط کو منقطع کر کے بے یار و مددگار ہو جائے۔ اس محبت کے ثبوت کا اسلامی سلطنتون کی ترقی پر کیسا اچھا اثر پڑیگا اسکے ذکر کی کوئی ضرورت ہی نہین کیونکہ مشہور ہے ۔ دو دل یکی شود بشکند کوہ را ۔ پراگندگی آرد انبوہ را ۔ اور پھر دو چار سلطنتون کا یکدل ہو جانا اور وہ بھی اسلامی سلطنتون کا دشمنان دین کی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹکیگا اور انکی یہ مجال نہین کہ بری آنکھ سے انکی طرف دیکھہ بھی سکین اس صورت مین کابل کے اس بزرگ کے سننے سے مسلمانون کو کسقدر فرحت حاصل ہونی چاہیے کہ امیر صاحب کابل نے خدیو مصر کی خدمت مین ایک مشن روانہ کیا ہے۔ چاہے اس مشن کے بھیجنے مین امیر صاحب موصوف کی کوئی پولیٹیکل غرض ہو لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اسکی روانگی سے باہمی اتحاد کے محکم کرنیکی ضرور غرض ہے۔ خداوند اپنے نبی پاک کے طفیل سے اسلامی سلطنتون کے اتحاد کے عقدہ کو بدرجہ استحکام عطا فرماے کیونکہ اعداے اسلام کی آنکھین ان متفرق سلطنتون پر بہت بری طرح پڑ رہی ہین اور موقعہ ملے تو ایک بھی رہنے نہ دین۔

نعت نبوی کا اثر

ہندوستانی شاعری مین اگرچہ سواے اسکے اور کوئی بات نہین پائی جاتی۔ ایک خیالی معشوق کے ناز و کرشمہ اور ادا و انداز کا سین کھینچنے مین وہ دین و دنیا سے ایسے بیخبر ہو جاتے ہین کہ پھر وہ کسی کام کو نہ نکلے۔ اور لیجیے ہو بہو معشوق کے ہمکلام ہوتے ہوئے سیدھے باگ لگا کر پہنچ جاتے ہین مگر انہین نہین معلوم ہوتا کہ ہم کہان سے کہان پہنچ گئے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ایسے بہت کم نصیب عاشق ہوتے ہین جنہین اپنے محبوب کے وصال کا مزہ اور انکا لطف حاصل ہوتا ہوگا ورنہ کسی دین و ایمان کے ڈاکو سے آنکھ لڑ گئی دل چھن گیا اور حسرت مایوسی ناکامی ہجران نصیبی اور بیدردی ہاتھ جوڑے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اگر دل از دست دادہ عاشق کا کوئی یار دمگسار ہوتا ہے تو لیں بہی اور اگر انہین بھی چیزون سے تسلی ہوتی ہے تو وہ یہی چیزین ہین جو کہ محبت کے کرشمے اور انسے ملی ہوئی فلک کجرفتار کی ظالمانہ چالین جو اسکے شاعری کو ایک اور رنگ لاتی ہے اسلیے ہمارے خیالی عاشق یعنے شعرا بھی خواہ مخواہ کے غم و اندوہ مین گھلے جاتے ہین جیسے انکا دل سچ مچ کسی ظالم قاتل کے تیر نظر نے چھلنی کر دیا ہو لیکن ہندو مسلمانون کے باہمی میل جول نے اسبات مین ہندوؤن کو بھی مسلمانون کا ہمخیال کر دیا ہے۔ اسلیے اگر کسیکا خیال نعت نویسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو دو چار ہندو حضرات بھی ایسے نکل آتے ہین کہ اپنے مذہب کو بھولکر ہمارے پیغمبر حضرت صلعم کی نعت مین رطب اللسان ہو جاتے ہین۔ پھر بھلا یہ ممکن ہے کہ اگر اس صورت سے اونکے دلون مین نور اسلام کی کوئی جھلک آجائے اور جان و دل کو اسیر نہ ہو جائین۔ پنڈت سرج بیان صاحب بیکش جو ہندوستان کے مسلم شعرا مین ہین ۱۵ برس سے منشی [illegible] صاحب کے فیض صوری و معنوی سے مستفیض تھے۔ منشی صاحب مرحوم [illegible] اور انکی ذہانت و طباعی قوت شاعری [illegible]

انسے اور کیا ہو سکتا ہے

اب تو صرف ڈچون کی ضد اور اپنی بات کی پچ انہین ہمارے بہادرون کے مقابلہ پر اوبھار رہی ہے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ شجاعت کا سارا جوش ناک کے رستہ جھڑ گیا۔ ہمارے بہادرون نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ برٹش گورنمنٹ کے منہہ آنا کوئی آسان بات نہین ہے۔ بڑی بڑی سلطنتون کا پتہ پانی ہو جاتا ہے گو جنگ مین بچاؤ ہی کے لیے ہول جاری اور ڈچون بیچنے شکست پہ شکست ہو رہی ہے مگر انہین اس بات کی کوئی پرواہ ہی نہین۔ اس خیال سے کہ گرتے ہین شہسوار ہی میدان جنگ مین؛ وہ طفل کیا گرےگا جو گھٹنون کے بل چلے؛ اپنے دل کو تسلی دیتے ہین اور حصول آزادی کی موہومی امید پر اپنی پیاری جانین نذر اجل کرتے ہین۔ یہ تو ہم بہی مانین گے کہ انکا دعوی شجاعت حق بجانب تہا۔ اور انہون نے اپنی حیثیت سے زیادہ کر دکھایا۔ اگر کوئی بڑی سے بڑی سلطنت بہی ہمارے بہادر سپاہیون کے مقابلہ مین سرخروئی حاصل کرتی تو بس اتنی ہی۔ مگر اب یہ بات حماقت ہو یا نہین کہ ہر طرف سے ناامیدی ہی کی منحوس صورت نظر آتی ہے۔ مگر اپنی ضد سے باز نہین آ سکتے۔ اگر پہلے اپنی بہادری کے گھمنڈ مین ہمارے شیر افگن سپاہیون کی کوئی حقیقت نہین جانی تو خیر یہ غلطی قابل عفو تہی۔ اور ہم یہ کہہ سکتے تہے کہ بہادری کے جوش نے انہین اندھا کر دیا تہا مگر اب تو یہ بات نہین ہے۔ اب تو انہین اچھی طرح سے یقین ہو گیا کہ دس بیس ہزار جان نثارون کی بہادری دس بیس لاکھ کے آگے کوئی حقیقت نہین رکھتی مگر وہ کمبخت اپنی شرارت نہین چھوڑتے چنانچہ دریائے سیبی پر سو سپاہیون کی ایک چوکی پر اچانک آ پڑے اور سب کو قتل کر دیا۔ بھلا انسے اسکے سوا اور بہی کیا ہو سکتا ہے۔

امیدون پر پانی پھر گیا

آجکل آسمان کو فوجی افسرون سے خدا جانے کس قسم کی دشمنی ہو گئی ہے کہ وہ اپنی جان فروشی سے بہت ہی بہت دلیری کیساتھ اپنی قوم کی خدمت کرتے ہین اور اس خدمت کے صلہ مین اونہین یہ امید رہتی ہے کہ وطن چلکر بہی خواہان سلطنت کی آؤ بھگت کے مزے اوڑائینگے جس ملک کو خاص قومی ہمدردی اور حمایت سلطنت نے چھڑایا تھا اسپر از سر نو قدم رکھتے ہی جو نظارہ آنکھون کے سامنے آئیگا وہ بڑا دلفریب ہوگا۔ گورنمنٹ کی طرف سے بڑی دھوم دھام کیساتھ ہم ہاتھون ہاتھ لیے جائینگے مگر کوئی نہ کوئی بات ایسی پیش آ جاتی ہے کہ انکی تمام آرزوئین دل ہی دل مین مر جاتی ہین۔ لارڈ رابرٹس نے ناامیدی کی جس پیچ در پیچ زنجیر سے گورنمنٹ کو چھڑایا وہ اظہر من الشمس ہے اور ہماری قدردان گورنمنٹ سے اونہین اپنی خدمتون کے صلہ کی جتنی امید ہوتی کم تہی۔ مگر زمانہ نے اون کے ساتھ مروت نکی اور ہر مجیسٹی کے انتقال پر ملال نے رعایا کو ایسے رنج و اندوہ مین مبتلا نہین کیا تھا کہ وہ اپنے دل کو کسی خوشی کے کام مین شریک کرنیکے قابل ہو سکتے اور اگرچہ ہمارے عالی حوصلہ شاہ ایڈورڈ نے انکی قدردانی مین کوئی بات اوٹھا نہین رکھی پہر بہی خوشی کا وہ جوش فرو ہو گیا تہا جو ساحل افریقہ چہوڑتے وقت لارڈ رابرٹس کے دل مین دریا کی لہرون سے بہی زیادہ موجزن تہا۔ اب یہی حال کاؤنٹ والڈرسی کا بہی ہوا۔ انہون نے معاملۂ چین کی الجھنون کو جس دانائی اور سہولت کے ساتھ سلجھایا۔ ایسا شاید ہی کوئی شخص کر سکتا۔ جب وہان سے فرصت پا کر وطن کی طرف لوٹے تو خوشی سے جامے مین پہولے نہین سماتے تہے۔ رعایائے جرمنی نے بہی انکی قدردانی کا ثبوت دینے کی بڑی تیاریان کی تہین مگر افسوس کہ کاؤنٹ موصوف جرمنی مین قدم بہی رکھنے نہ پائے تہے کہ [illegible] انکے سارے جوش پر پانی پہیر دیا۔

جلاوطن کر دیے جائین

ہماری رحمدل گورنمنٹ ایسی بہولی بہالی ہے کہ اسے بہت جلد اپنے دشمن کا بہی اعتبار آ جاتا ہے۔ ڈچ امیرون نے جب دیکھا کہ انگریزی سپاہیون نے فتح پاکر ہمارے شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور ہم ذرا چون و چرا کرینگے تو ہماری ساری جائداد ضبط ہو جائیگی تو انہون نے منافقانہ طور پر ہماری گورنمنٹ کی اتباع قبول کی۔ برٹش بہادرون کو شہر کی تباہی تو منظور تہی ہی نہین اسکی غرض اس جنگ سے یہی تہی کہ ٹرانسوال ممالک غیر کی رعایا پر جو مظالم کرتی ہے اس سے انہین بچائین اور جب یہ غرض پوری ہو گئی تو شہر کی تباہی ایسی عالیشان گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف تہی۔ مگر اسنے ڈچون کے منافقانہ دل کا اندازہ لگانے مین بڑی غلطی کی۔ انکو شہر مین جگہ دینا تو گویا آستین مین سانپ پالنا ہے۔ ہر متنفس ڈچ کے دل مین شرارت اور برٹش گورنمنٹ کی عداوت کوٹ کوٹ کر بہری ہوتی ہے۔ پہر بہلا اپنے شہر پر دشمن کو قابض دیکھکر انکی آنکھون مین کیونکر خون نہ اتر آتا۔ اندر ہی اندر برٹش گورنمنٹ کے خلاف کارروائی کرنے لگے۔ مفلس اور خانہ بدوش ڈچ باغیون کو انہی کی اندرونی امداد نے سہارا دے رکھا تہا۔ ورنہ بہلا انہین اتنی طاقت کہان تہی کہ متواتر شکستون کے بعد بہی ہمارے بہادرون کے مقابلہ مین اڑے رہتے۔ شکر ہے کہ اب بہی ہماری گورنمنٹ کی آنکھ کہلی اور اسے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا۔ وہ بہی اس وجہ سے کہ اب ان نابخشندہ ڈچون اور رہا تہ پانون پہیلانا شروع کر دئے تہے پہر بہلا انکی یہ نفاق آمیز کارروائی کہان تک برٹش حکام کی نظرون سے چہپی رہتی۔ آخر پتہ چل ہی گیا۔ لارڈ کچنر نے انکے کچے چٹہے سے گورنمنٹ کو اچھی طرح آگاہ کر دیا۔ اسپر بہی برٹش گورنمنٹ کی رحمدلی اوسکے آڑے آئی اور یہی خیال کیا کہ جہان تک مروت و چاپلوسی

مسلمانوں کا رعب

خدا تعالیٰ نے اپنے پاک حبیب کے مقدس دین کے پیروؤں کے چہروں پر وہ رعب جلال عطا فرمایا ہے کہ دشمنان دین باوجود اپنی حکومت و اختیار کے بھی اُن سے ہمیشہ خائف و ترساں رہتے ہیں بالخصوص سرزمین عرب کو جناب باری سے اس فیضان کا سب سے بڑا حصہ عطا ہوا ہے۔ اور اسکا ادنیٰ ثبوت تو یہی ہے کہ یہاں کسی سیاہ دل کافر کا گذر بھی نہیں ہو سکتا۔ عربوں کی شجاعت و ہمت کی دھاک کفار کے دلوں پر ایسی بیٹھی ہوئی ہے کہ وہ انہیں اپنی ملازمت میں لینے سے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان کسیکی آدھی بات بھی سُننا گوارا نہیں کر سکتے۔ حکام عدن کو ہمیشہ ملازموں کی ضرورت رہا کرتی ہے۔ اور وہاں عربوں کے سوائے یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی ہے۔ مگر عیسائیوں کی یہ ہمت نہیں ہوتی ہے کہ عربوں کو اپنے حلقہ میں لیں۔ کیونکہ اُن کے سر میں یہی خبط سمایا ہوا تھا کہ یہاں ہم اپنے دین کی اشاعت کریں مشنیں قائم کر کے جہلا کو سبز باغ دکھائیں اور مذہب باطل کے پیروؤں کی تعداد کو ترقی دیں۔ اسکے وہ مذہب اسلام کے پیچھے پڑ رہے تھے۔ عرب بہت جھلائے تھے۔ اور عیسائیوں کے خون کے پیاسے ہوگئے تھے۔ لیکن وہاں کے حکام کو عربوں کی وفاداری اور جانثاری کا اندازہ کرنے میں سخت غلطی ہوئی۔ وہ نہیں جانتے کہ اپنے آقا کی ہر بات پر جان فدا کرنیکو عرب اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ مگر اب ہماری گورنمنٹ کو عربوں کی وفاداری کا یقین ہو چلا ہے۔ حکام عدن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ عربوں کو اپنی ملازمت میں شامل کریں لیکن وزیر ہند نے ہوم آفس کو اس خبر کی اطلاع دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس تجربہ میں ہمیں سخت نقصان کا اندیشہ ہے مگر حکام عدن بھی غافل نہیں ہیں وہ عربوں کی ہر حرکت کی جانچ پڑتال کرتے رہتے اور ذرا سے شبہ پر انہیں برطرف کر دینگے۔

ایک سید صفحہ۔ رقیبوں کو مار ڈھگا!

کیسے ذہن کیا خود جہان تک یہ ہیں بھی بہادر جائیں۔ وہ اور سر چڑھتے جاتے ہیں۔ سب گنتوں میں مظالم اور کے ہاتھوں ہماری فوج کو ہے۔ غرض استاد بن

ذرا سے کلیجہ دہلتا ہے اور ہمارے بہادروں سے جو ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ تہذیب سے باہر قدم رکھیں گورنمنٹ سے شکایت کرنا اونکا فرض تھا اوس کے آگے اونکے اختیار میں کوئی بات نہ تھی ہماری رحمدل گورنمنٹ نے پہلے تو یہ خیال کر لیا کہ کسی غفلت یا غلطی سے فوج ایسی ظالمانہ کارروائی کر بیٹھی اور جو نہی اسکو آگاہ کر دیا جائیگا تو وہ خود اپنی حرکت پر پشیمان ہو کر اس سے باز آجائیں گے۔ مگر تو بہ کیجئے جہلا لات کی آدمی کی بات سمانتی ہیں۔ گورنمنٹ کی اسی ڈھیل ڈھال کو اونہوں نے بزدلی پر محمول کیا۔ اور مگر اور پیٹے پانو نکالے۔ گورنمنٹ کہاں تک صبر کرتی اور اپنی غریب رعایا پر ایسے مظالم کیسے روا رکھتی۔ آخر لارڈ کچنر کو اجازت دیدی کہ جیسی مناسب سمجھیں کارروائی کریں۔ لارڈ کچنر صرف اجازت کے منتظر تھے ہی کیونکہ انہوں نے ڈچوں کی شرارت کا اچھی طرح تجربہ ہو گیا ہے اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ تو کیے گورے اپنی خام خیالی سے دو ہو میں انگریز تو وڑائیں مگر ہمارا مہمان جائیں۔ یہ ایسے آدمی نہیں ہیں۔ چنانچہ لارڈ مذکور نے یہ اعلان شایع کیا ہے کہ ڈچوں کے خلاف اب بہت سخت کارروائی کیجائیگی۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ ہمارے دور اندیش مدبروں کی پالیسی ہے کہ اگر اس ملک میں اگر وہ مان گئے تو وہ زہے ہی بہتر۔ بندگان خدا کا خون بھی پانی کے مانند نہ بہیگا اور ہماری مراد بھی بر آئیگی۔ اور اگر اسپر بھی وہ اپنی حماقت سے باز نہ آئے تو پھر انکی قسمتی اپنے کئے کی سزا کو پہنچ جائینگے۔ ہمیں اسکا بہت رنج ہے کہ ہم قیصر ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ نے بہت صبر و تحمل سے کام لیا۔ ورنہ وہ چاہتی تو بڑی آسانی کیساتھ اپنے غرض ...

نے کہا اگر سن ہو گئے تو آپ پہ آنسو رو دو گے ہم نے کہا کہ واہ رے آپ اور آپکی تقریر۔ تقریر ہے کہ پل صراط ہے کہ ختم ہوئے۔ بڑی مشکل سے آپنے بتلایا کہ ۲۲ رمضان تھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اسنے میں ایک شخص نے کہا کہ قادرپور میں آگ لگی چونکہ میں اور نجیب میں ضلع کے قریب ہی تھا باہر جا کر جو دیکھا کہ برابر

شمولیت حاصل کریں مگر ع این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ جنکو دلوں میں نور اسلام کی جھلک نام کو بھی باقی نہ رہی ہو اور نہیں دین کے کاموں میں کیا لطف حاصل ہو سکتا ہے ہمیں مسلمانان بمبئی کی غفلت پر سخت تعجب تھا۔ کیونکہ دوسرے شہروں کی نسبت یہاں کے اہل اسلام کی مالی حالت بہت اچھی ہے۔ ہم نے اسکے متعلق کئی بار مضامین لکھے۔ مگر نہیں سو صدا بر نخاست۔ تو ہم یہ سمجھکر چپ رہے کہ اگر حیدرآباد اور دیگر اسلامی ریاستوں کے نوابوں کی سی فضول خرچی انمیں نہیں ہے تو اسلامی کاموں کی طرف بھی کوئی رغبت نہیں ہے۔ مگر ہم بہت مسرت کیساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا خیال غلط تھا۔ چنانچہ پہلے انجمن ہلال بمبئی نے بڑی مستعدی سے یہ چندہ کھولا۔ اور سنا جاتا ہے کہ قریبا ۲ ہزار روپیہ چندہ فراہم بھی ہو گیا۔ اب بمبئی کے قدیم روزنامہ کو کمیٹیوں کی اسطرف توجہ ہوئی ہے۔ اور کوکنی کلب نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور فراہمی چندہ کی ایسی اچھی ترکیب نکالی ہے کہ بڑی آسانی کے ساتھ مدت قلیل میں چندہ کثیر جمع ہو سکتا ہے۔ کلب مذکور کا ایک ڈیپوٹیشن تمام متمولین کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے محلہ والوں سے چندہ جمع کر کے کوکنی کلب کے نام روانہ کرنیکی درخواست کریگا۔ جب جلسہ میں ہمہ بات کا تصفیہ ہوا اسمیں تمام متمول موجود تھے۔ مگر سخت تعجب ہے کہ اسمیں اکثر متمول کیوں تشریف فرما ہوئے ہم تو سمجھتے ہیں کہ کسی ضروری کام نے انہیں شریک ہونے نہ دیا ہوگا ...

انسے اور کیا ہو سکتا ہے

اب تو صرف ڈھپون کی صدا اور انہی بات کی پیچ باقی ہیں
ہمارے بہادرون کے مقابلہ پر ادھار رہی ہے
لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ شجاعت کا سارا جوش ناک
کے رستہ جھڑ گیا ہے

کی ڈکشنری تو اوسیوقت لکھو دی جسوقت دادا جان
نور اللہ مرقدہٗ نے دھنا کان پکڑ کے سکول میں داخل
کیا۔ اور تہذیب کا لغت بدولت نے خود بہ تہذیب
بنگالی بھیرون کی نذر کر دیا۔ پھر تمہین کہو تمہاری آگے
کیونکر سر تسلیم خم کردن۔ اور خصوصًا ایسے وقت مین
جب جیول بھال کر گیا ہو رہا ہون۔ اچکن کے بوتام
کسی مست الست آنکھ معشوق کی چولی کے بند کی
طرح پیٹ بھٹ ٹوٹ رہے ہین۔ وہان خود سر جوبن
کی منہ زوریان چولی پھاڑ پھاڑ کے سر کئے ڈالتی
ہین تو یہان کلیجہ مارے خوشی کے بانسون اوچھل
اوچھل کے بے چین کر رہا ہے۔ غرض میری محویت
کا اندازہ اسی سے کر لو کہ زبان قلم سقراض کی طرح
کتر بیونت کر رہی ہے۔ پھر بھی مطلب معدوم۔ خبر
تو ایسی پھڑکندہ ہے کہ تم جیسے کمزور ضعیف کی
بھی ال ٹپک پڑے۔ اور تمہارا منہ لڑکے کی۔۔
طرح پچکا جائے۔ جہرکی بھڑ میں مین جوانی کی
تمازت نمایان سالخوردہ اعصاب مین شباب کا
رنگ عود کر آئے۔ اعضا رئیسہ متحرک ہون۔ غرض
ایسی کڑھی مین ابال آجائے۔ لیجئے پاجامہ
سنبھال کے سن لیجئے۔

ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ سٹیشن بھاگلپور میں ایک
رات عجیب پرلطف واقعہ ہو گیا۔ امیر جان ایک نوجوان
رنڈی طوائف اپنی ماں بہن سے رو ٹھکر ناک کی سیدھ
سسرال کیطرف ہجرت کر چلی۔ اب شوہر ایک ہو تو

یہان تو شوہرون کی بھرمار ہے
دامن بچا تی ہو تو دوسرے

امیدنہ

۔۔ دوسرے کا تھامتی ہے تو تیسرا
آجکل آسمان پر ہے۔ اسکی وحشت کا سگنل تک
دشمنی ہوگیا ہے۔ یارون کو پس و پیش ہے کیا مطلب
پڑی ہے دونون پہلو مارے جاتے ہین ع کہان کی کدھر
کی چوٹ بچائے کدھر کی چوٹ ۔ شوہر دنکی تعداد کا
کیا پوچھنا۔ کوئی بیچارا مصیبت کا مارا اگر غلطی سے
باپ بھی ثابت ہو گیا تو اسکو بھی شوہر ہی سمجھو۔ راہ
چلتون کا ذکر نہین۔ وہ تو جائز حقدار ہین۔ غرض
بیچاری ساڑی سنبھالتی وزنی جوبن تولتی " جیسے
کیسے ڈگر نہین جانی" الاتی سٹیشن کی طرف چل
نکلی۔ آشناؤن سے راہ مین مڈبھیڑ ہوئی۔ ہاتھون
ہاتھ لیا۔ قاروے لاکے گگے پڑے۔ پھر تو سکی
ایسی خدمت کرتے چلے کہ شاید اپنی مادر مہربان کی
بھی چاکری نہ کی ہوگی۔ کوئی بنارس لیجانے کو تیار
ہوا۔ تو کسیکو کلکتہ کی سیر سوجھی۔ کوئی سڑک کے
پرنٹے کے جگہ انہین بھیانے لگا کسی نے بغدادی
تحجر بنکر گشت خم کردی اور بیصاحب کو اشارہ کیا۔
کہ ذری ٹانگ ادٹھا کے جھیلا دین۔ گنگا جلی
سے ساری دنیہ بہتر ہو جائیگی۔ ارے تو یہ مین نے
بھی کیا مغلظات لکھ مارا۔ دہن قلم سے بو اڑنے
لگی۔ ہین نہین بلکہ بیصاحب سے یہ عرض کیا کہ گندم
اگر بہم نرسد بھس غنیمت است ۔ بچہ اگر میسر نہ شود
تو کیا مضائقہ۔ تمہارا پہلو ٹھا پھیپڑا حاضر ہے۔ چڑھ
مارو۔ بھئی واہ کیون نہ ہو ع۔ این کار از تو آید
و مردان چنین کنند ۔ سچ ہے کبھی ناؤ پر گاڑی
کبھی گاڑی پر ناؤ۔ اور ستمے جنٹلمینت نے انگوٹھا
دکھایا۔ وحشت نے اوچھل کی۔ دیسی صاحب بنز
کا شوق چرایا۔ پھر کیا تھا۔ پرسے مبلغ تین پیسے
مین خاصے جنٹلمین ہو گئے۔ دو پیسے کے سگریٹ لئے

ایک پیسے کا خون تنبولی کی دوکان پر کیا۔ پانون کی بھرمار
سے منھ حقنہ کی طرح لال کر کے اور سگریٹ کے کالے
دھوئین چھوڑنے۔ احمد فرامست سے اپنی دیسی میم
پر ڈورے ڈالنے۔ بہ این لیش فش رات کے ۱۲ بجے
سٹیشن پر پہنچے۔ اب بھلا جنٹلمین ہوکر اپنی بھونڈی
میم کو کالی عورتون میں کیونکر بٹھاتے اور میصاحبہ
پلیٹ فارم کی اپنٹین کنتک ناتین کر چکاتی۔ کوٹھو
شکاتی۔ لیڈیز ویٹنگ روم مین دھنس پڑی۔ ہمارا
شیر دل جنٹلمین بھی وفادار کتے کی طرح دم ہلاتا ساتھ
ہولیا۔ یہان تک تو صاحبیت معقول طور پر برتی آ
جنٹلمینی کا ڈپلوما حاصل کرنے کو تخیل میں داخل
ہو گیا۔ ع ۔ ادٹھا ہے پردہ فقط اک نقاب باقی ہے
رات کا وقت ہو کا عالم۔ بند کمرے مین انگریزی
لیمپ کی ٹمٹماہٹ۔ اور پھر نوجوان عورت کا ساتھ
سمند ناز پر ایک تازیانہ ہوا۔ ہمارا بدنصیب جنٹلمین
بیخود ہو گیا۔ طبیعت لہریں لینے لگی۔ استنجا کرانے
کی فکر ہوئی۔ غوطہ لگا تیکو جی چاہا۔ پھر کیا تھا تیر تڑا
وہ جا رہی ڈبکیان کھائی ہون گی کہ ظالم چرخ کہن
نے ٹکٹ ڈالدی۔ چست و چالاک ریلوی پولیس
کا کنسٹبل عیش گاہ مین جاکر بید مان کی طرح
پہنچ گیا۔ ہمارے جنٹلمین کی ساری صاحبیت
ہرن ہو گئی۔ پانون تلے سے مٹی نکل گئی۔ کاٹو تو
لہو نہین بدن مین۔ اوسوقت نیچے درمین نیچے
برون کا خاصا مضمون تھا۔ بیچارہ تھا غیرت کا
عرق انفعال سے شرابور ہو گیا۔ نصف تو ڈوب ہی
چکا تھا اب مجسم غرق ہو جانے کی کوشش کرنے
لگا۔ بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارے مگر مجبوری تھی ورنہ
پایاب ملا۔ ورنہ قاتی الخندق پڑھ جاتا۔ آخر ون
ہی لت پت کھینچ کھانچ کر نکالا گیا۔ قلیون نے
پیٹھ پوچھی۔ خوب ہاتھ صاف کئے۔ جھنگیون نے
جھاڑ پھیری۔ عزت و حرمت کی گرد ذرہ ذرہ

کر کے جہاڑ دیا۔ پھر بڑے تزک سے داخل حوالات کئے گئے۔ بیچاری امیر جان کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ یارون کی زیادتیون نے طبیعتین نکال دیا جہان تک دن کی مرادین بر آئین پہر کون نے سبب ذوقین جانا تشنہ کام بھی سیراب ہوئے۔ قلی مزدور بھنگی رنگی کی کیا اصل۔ وہ تو بی صاحبہ کی جوتی کی خاک تھے ہونگے ہو اور جہڑ تے تہو۔ صبح کو ریوے ہیڈ کانسٹبل نے مقدمہ کا چالان دیا۔ گلفام وکو اپری ارے توبہ پری راجہ اندر کے دربار مین حاضر لائے گئے ہمارے ہر دل عزیز جوائینٹ صاحب بڑی دلچسپی ر ذات سے مقدمہ تجویز کرنے لگے۔ کئی پیشیان ہوئین۔ مذکورۃ الصدر طوائف کی بڑی بہن ہینگن جان نے روپیہ کو روپیہ نہ سمجہا۔ جان تک لڑادی۔ بہئی قطعہ کلام ہوتا ہے۔ ہینگن نام تو بڑا بیہنڈا ہے کیا ہی ئی۔ ان جو بیلی کالج کے ہڈ مورری مین وجہ تسمیہ کیا ہے۔ اجی توبہ کرو عجب بے تکے ہو۔ یہ ایک رنڈی کا نام ہے۔ اور وجہ تسمیہ کیا پوچہتے ہو۔ لڑکپن مین یہ تہوڑی ہینگ چاٹ گئی تہین۔ اسی سے بیچاری کا نام ہینگن جان پڑگیا۔ ابہی تک اسکے تن بدن و سارے مسامات سے ہینگ کی بسا ہند آتی ہے۔ منہ بہی ہینگ ہی ہینگ مہکتا ہے ان کے آشنا اسی پر لٹو ہین۔ غرض یہ تو جملہ معترضہ تہا۔ مقدمہ کا حال سنو۔ پیشی کے دن اچھے اچھے ریشائیل حضرات پیروی کرتے نظر آئے۔ انہین ایک عینکدار پیر فرتوت بہی تہو۔ عمر شریف عدم آباد و خدا گنج کی سیر کے قابل۔ بڑہاپے کے دن سر نے کو سن۔ مگر عشق کا بہوت سر پر بری طرح سوار ع۔ گرچہ ہین پیر مگر دل نوجوان رکہتے ہین۔ ہینگن جان کی عدالت ناز مین نامبدی کرتے کرتے بدہو ہو گئے ملا ابہی تک اصل فن مین قلم چلانیکی اجازت نہین۔ دوسرے آشنا کی سنو۔ یہ مقرب بارگاہ ہین۔ ان

دونون انہین کا طوطی بولتا ہے۔ رقیبون کو مار بہگایا۔ دشمنون کو نیچا دکہایا۔ کیرن نہ ہو یہ ہین بہی بہادر شخص اور شہر مین سشارۂ الیہ۔ یہ سب گنون مین پورے آہین کون سکے منہ ڈورے۔ غرض آشنا دون نے ملزوم رنڈی کی رہائی کے لئے کوئی دقیقہ اوٹہا نہ رکہا۔ اپنی عزتین خاک مین ملادین۔ شہر مین تہڑی تہڑی ہوئی اسپر بہی بیچاری بیداغ نہ چہوٹی۔ قسمت کے چاک کو کون رفو کر سکتا تہا کلنگ کا ٹیکا لگنا تہا اور لگا۔ جوائنٹ صاحب نے یہ رائے سنائی کہ اس جرم کی پاداش مین عامل و معمول دونون پینتالیس روپے جرمانے کے داخل کرین اور ٹہنڈے ٹہنڈے گہر کی راہ لین۔ تہے خوش قسمت سستے چہوٹے ورنہ ایسے بد تہذیب کالے رنگ دریدہ ہے کالے پانی بہیجنے کے قابل ہین۔ کہو کیسی مصالحہ دار خبر ہے۔ عمروں چٹخارے نہ بہرتے رہو تو میرا ذمہ۔ اچہا اب رخصت۔ پہر ملینگے اگر خدا لایا۔

حضرت۔ ا۔ ب۔ پ۔ شہرۂ آفاق المعروف بہ ابو المذاق

اسپیشل نامہ نگار۔ از خطۂ نور بہاگل پور

آتشزدگی

ہائے ہائے۔ یہ آج کونسی تاریخ ہے کہ کسی کام مین جی نہین لگتا ارے بہائی کوئی بتلا دے کہ آج کونسی تاریخ ہے طبیعت مالش کر رہی ہے کوئی بتلاتا نہین۔ اتنے مین ایک صاحب مجہے آتے ہی یہ کہا کہ کیا ہے کیا پوچہتے ہو مین نے کہا اگر تم جانتے ہو کہ آج کونسی تاریخ ہے خدا کے لئے بہت جلدی بتلادیجئے صاحب۔ صاحب موصوف نے کہا اگر سن لو گئے تو آپ آپ آنسو رو دو گے مین نے کہا کہ واہ رے آپ اور آپکی تقریر۔ تقریر ہے کہ پل صراط ہے کہ ختم ہو نہ ہوئے۔ بڑی مشکل کو آپنے بتلایا کہ ۲۲ ویں تہی یہ باتین ہو رہی تہین کہ اتنے مین ایک شخص نے کہا کہ قادر پور مین آگ لگی چونکہ مین اوس موضع کے قریب ہی تہا باہر جاکر جو دیکہا کہ برابر شعلہ اوٹہ رہے ہین چو طرف سے آدمی بہت جلدی پہنچے آگ بجہانے جب بجہے تو معلوم ہوا کہ بہشتی کا ایک مکان جل گیا اوسوقت ۱۲ بجے تہے جبکہ یہ آگ لگی اب اسوقت کوئی ۲ بجا چاہتے ہین دہوپ بڑے زور و نپر ہے اور ہوا بہ نسبت اور دن کے آج بہت تیزی کے ساتہ چل رہی ہے اسوقت بہت سے آدمی اپنے آرام مین مصروف ہین اور جو لوگ کہ آگ بجہانیکو اسطرے گئے تہو آتے ہی کے ساتہ کسینے منہ دہونا اور کسینے نہانا شروع کیا اور کوئی شخص حقہ بازی کے شغل مین مشغول ہے اور اس اچانک آگ لگنیکی وجہ سے بہت آدمی حیرت کے دریا مین غوطہ لگائے بیٹہے ہین اور ہر ایک اسی مضمون کو دوہرا رہا ہے اور آج ہر ایک شخص کے دلین کچہ عجب طرح کی گہبراہٹ پائی جاتی ہے اور آفتاب نے بہی نصف النہار طے کر کے کچہ نیچے کا رخ کیا ہے اور دہوپ ابہی اپنا پورا زور دکہا رہی ہے دہوپ کی تپش سے پتی مثل برگ خزان دبدہ کے سر لٹکا کر ایک مایوسی ظاہر کر رہی ہین اور اسجانب بہی آرام کر کے ابہی ابہی اوٹہے ہین کہ یکایک ایک آواز کے آجانے سے ہر ایک طبیعت مین ایک قسم کا انتشار پایا جاتا ہے پہر دوسری مرتبہ وہی آواز یہ کہتی ہوئی سنائی کہ دوڑو دوڑو بہیا شیاد حسین کے یہان آگ لگ گئی اور بڑی چیخ مار کر رو دیا آواز سنتا تہا کہ اسجانب نے پرزہ جہاڑ کر اپنے گہونسلے سے باہر تشریف لا کر جو دیکہا تو ایک عجیب ہی سمان نظر مین جم گیا یعنی ایک

شعلہ پورب کی طرف سے بڑھتا ہوا دکھائی دیا اور آناً فاناً میں دوڑ کر تمام مکانوں پر اپنا قبضہ کر لیا اُس کے بھڑکتے ہوئے شعلہ دیکھ کر انجناب نے اپنا دل مضبوط کرکے دوستوں سے فرمایا کہ بھائی چلو کیا دیکھتے ہو جبکہ انجناب اوس راستہ پر کہ جس پر جانیکا راستہ تھا پہونچے تو مگر بہت پھر گئے کہ جو کہ وہاں آگ کے ڈھیروں کی وجہ سے راستہ نہ تھا خبر چکر کرکے اوس جگہ پر پہنچے کہ جس جگہ پر بہت سے آدمی پانی بھر بھر کے آگ بجھا رہے تھے انجناب نے جو غور کیا تو بہت سے خوشامدی عورتوں کو میر نہاد حسین صاحب کے پاس کھڑے پایا اور اس طرح کی الفاظ اون کی زبان سے جاری ہیں۔ ارے موری بھیا بڑا غضب ہوا۔ ارے کوئی جلدی آگ بجھاوے۔ ہائے ہائے صندوق جلے جاتے ہیں ارے بھیا کا کمرہ جلا جاتا ہے ارے موری بھیا ساری عمر کی جاتی ہے ہائے ہائے ارے موری اللہ باپ کے وقت کی کمائی جلتی ہے۔ عورتوں کا تو یہ حال ہے اور میر نہاد حسین صاحب بڑی کوشش سے کام لے رہے ہیں کہ جسطرح ممکن ہو آگ بہت جلد بجھ جائے مگر آگ کس کی سننے والی تھی اوس نے تمام گانو کو تھوڑی دیر میں لپیٹ ڈالا اور چھپر میں بھی آگ بھڑک گئی تب آدمیوں نے یہ صلاح دیکر ٹھہرایا کہ جس طرح ممکن ہو اندر چلو اور جو ہاتھ لگے اوس کو نکال باہر لاؤ کچھ آدمیوں نے پشت کیطرف سے جو دروازہ تھا اوسکی راہ سے اندر گئے تو ایک صندوق کو پایا مگر بسبب کنجی نہ ملنے کے باہر نکل آئے کنجیوں کو تلاش کیا جب کنجی نہ ملی تو پھر اندر گئے اور صندوق کے اُٹھانے میں بڑی کوشش کی مگر جلدی کی وجہ سے نہ اوٹھ سکا آخر کو کلہاڑی لیکر اوس کو چیر ڈالا اور جو اسباب اوس میں تھا اوس کو باہر لائے اسیطرح دو تین صندوق کو نکالا تھا اور چھپر میں بھی آگ بھڑک گئی پھر دوسری چھت کاٹ کر اوسکے اندر گئے کچھ تھوڑا سا اسباب نکالا تھا کہ پھر نہ اندر جا سکے ایک دن اور ایک رات میں آگ کو بجھایا تخمیناً بیس پچیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ایک چھپر اور ایک چھتیں باقی رہ گئیں اب سنئے دیگر شگفت ۲۹ مئی کو اتفاق سے اوس چھپر میں آگ لگ گئی جو اسباب چھپر میں تھا اوس کو نکال کے چھپر میں رکھا اوسی اسباب میں کہیں آگ کی چنگاری بھی رہی اسوجہ سے وہ باقی ماندہ مکان بھی جل کر رہ گئے پورا گانوں بالکل سیاہ ہو گیا رپورٹ کی گئی تھانہ دار صاحب تشریف لائے ہیں ابھی تک یہ پتہ نہیں چلتا کہ کس نے لگا دیا یا آپ سے ہی لگ گئی اور جو حال ہوگا دوسرے پرچہ میں تحریر کروں گا۔ یہ معاملہ قادرپور تحصیل حیدر گڑھ ضلع بارہ بنکی کا ہے۔

سید غلام مصطفیٰ از مرنکپور تحصیل حیدر گڑھ ضلع بارہ بنکی

ایسی موت خدا نہ دے

میں اسوقت ایسے دردناک واقعہ لکھنے کیلئے اپنے قلم کو اوٹھاتا ہوں جسے سنکر سنگدل سے سنگدل آدمی بھی ضرور دو آنسو بہائیگا۔ ہمارے ضلع ورنگل میں پاکھال کی جھاڑی مشہور ہے درندوں اور گزندوں کا مسکن اسی جھاڑی کو سمجھنا چاہیے۔ جنگل مذکور کو ہمارے حضور پرنور دام ملکہ کا شکار گاہ قرار دیا گیا ہے سوائے حضور ممدوح کے کسی اور کو وہاں شکار کرنے کی مجال نہیں۔ قریب دو سال کے ہوتے ہیں کسی نے اس مخصوص جھاڑی میں شکار نہیں کیا آجکل درندوں کا وہ شور ہے کہ بس رات ہوئی اور ڈکارنے کی آواز سن کلیجہ ہلا جاتا ہے دن دہاڑے گاؤں میں چلے آتے ہیں کسی نہ کسی (آدمی ہو یا جانور) کا شکار کر جاتے ہیں۔ کسی کی مجال نہیں کہ چوں تک کرے۔ چنانچہ حال کا واقعہ ہے قصبہ اسایت رام تعلقہ محبوب آباد ضلع ورنگل میں ایک غریب دہقانی مسلمان رہتا تھا اوس کے ہاں ایک ۱۶ سالہ لڑکی جوان تھی جو ابھی سن بلوغ کو پہونچی تھی بس ناگہاں اوس لڑکی کی کہیں نسبت بھی ہو چکی تھی۔ شادی کیلئے دولہا والوں کا تقاضا و شدومد شروع کردیا غریب مسلمان نے کہیں سے قرضہ نکالا اور سامان خریدنے محبوب آباد گیا ہوا تھا۔ قضا کار اوس کے گھر ایک شیر گیا لڑکی شیر کو اپنے مکان میں دیکھ کر نیم مردہ ہو گئی شیر دندناتے ہوئے لڑکی کو نوالہ بنا چلتا ہوا۔ ہائے افسوس اوس لڑکی کی کیسی حسرتوں کا خون ہو گیا کیسے کیسے اوس کے دل کے یکبارگی جوش ارمان ہو کر رہ گئے ہونگے اس کے باپ نے بعد کو بہت کچھ واویلا و شور مچایا۔ مگر بمصداق شعر

اب پچھتاوے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

یہ ایک ہی ایسا واقعہ نہیں جس کو رو پیٹ کر چپ ہو جائیں بلکہ ایسے ہی بہت سے واقعے ہیں جو مختصر گوشوارہ ذیل کئے جاتے ہیں۔ بدلاپوشاپلی میں ۲ آدمی۔ نرسمپڑا میں ایک آدمی۔ جمنڈاپلی میں ایک آدمی۔ مخلوق خدا کی جان خطرہ میں ہے راتوں کو غریب لوگ چھت کے قریب لکڑیاں ڈال کر سوتے کیا ہیں رات کاٹتے ہیں بعض بعض لوگوں نے تو گانوں کو خیرباد کہنے کو ہیں جس سے سرکار کا بہت بڑا نقصان ہے اس تحریر پر ہم امید کرتے ہیں سرکار ضرور بنظر ملاحظہ فرمائیگی اور اپنی عزیز رعایا کے سر سے یہ آفت کسی عمدہ ترکیب سے ٹالیگی جس سے پہلے کی طرح پھر امن اور رعایا پر احسان ہوگا۔

ازورنگل علاقہ نظام

خبرخواہ ملک تازہ گرفتار پنچ

مست ہوگیا۔ مست ہوگیا۔ مست ہوگیا

مودی پنچ بہادر صاحب بہت مولانا پنچ بہادر صاحب بہت مہمان نواز پنچ بہادر صاحب بہت۔ کون صاحب ہیں کہاں سے تشریف لائے ہیں جناب وہی ورنگلی دیکھئے تو کتنے دور دراز سے آپکے شوق ملاقات ہے۔ مگر آپ ہیں کہ دروازہ تک نہیں کھولتے۔ آہا آپ ہیں آیئے آیئے تشریف رکھئے۔ کہئے کچھ نئی پرانی بھی لیتے آئے ہو یا خالی خولی ہے۔ خالی کیسی تازی ادھ اُلا یا ہوں تازی بھی ایسی کہ اس سے پہلے کسی کے کان بھی نہ ہوئی ہوگی۔ اچھا تو فرمایئے کیا نئی ہے۔ یہی کہ مست ہوگیا مست ہوگیا۔ مست ہوگیا۔ ارے بھئی کیا مست ہوگیا۔ کیا کوئی شرابی شراب پی کر مست ہوگیا۔ یا کوئی رذیل دولت کے ملجانے سے مست ہوگیا۔ دولت کی بھی ایک ہی کہی بھڑا ایسے لوگوں کی جبلی خاصیت ہے ہم سے اوس سے کیا تعلق۔ تو پھر آپ ہی بک دیجئے۔ ارے تو فرما دیجئے کہ کیا مست ہوگیا۔ بس وہی مست ہوگیا۔ لاکس حلوا نہیں لاحول ولا۔ آپ بھی عجیب فیشن کے مانس ہیں مطلب ہی فوت۔ مست ہوگیا تو مست ہوا کون مست ہوا کیا کوئی عاشق اپنی معشوق کے عنبر زلف کی خوش بو سے مست ہوگیا یا ہماری بہادر فوج لڑائی میں ٹرانسوال کے فتح ہوجانے پر مست ہوگئی یا کوئی معشوق اپنی جوانی کی نیند میں مست ہوگیا۔ آخر ہو کیا۔ خوب آپ کے خیالات تو دیکھنا کہاں تک پہونچ گئے۔ کہیں ٹرانسوال تک اور کہیں معشوقان جہاں تک۔ ہر شخص کی نوا شت۔ یہ عقدہ آپ کو تو کیا آتے ہے۔۔۔۔ سے ہی حل ہوگا۔ حضرت کہتا ہے تو کہہ دیجئے ورنہ میں ابھی تاکہ بر اطلاع دید لگا مفت میں دارالمجانین سے چلے جاؤ گے۔ پچتاؤ گے کیا مجھے دارالمجانین کی دہمکی دیتے ہو ڈراتے ہو وہان تو مفت کی روٹی ملیگی آرام سے گذریگی داہن جانب (خبر نہیں کہ تمیں لگیگی) خدا الہی بےحیا آدمی سے کام پڑا ہے۔ بس بھئی اب جاتے ہیں خدا حافظ۔ نہیں ملّانا مولانا سُن بھی لیجئے کیوں اتنی وحشت کو کام فرماتے ہیں معلوم ہے کہ آپ وحشی ہی نہیں بلکہ ابوالوحشی ہیں۔ دیکھئے کہتا ہوں۔ ہمہ تن خرگوش تو بہ گوش سننے کے لئے تیار ہو جایئے۔ اچھا سُن ہی لیجئے۔ ہمارے صوبہ ورنگل میں ایک ضلع ننگلنڈہ ہے وہاں چند ہاتہی حیدرآباد سے جاترہ لیجانے آئے ہوئے تھے انہیں سے ایک ہاتہی ہری ہری جو دیکھا خوب ہی مست ہوگیا اور آجکل بنیں کوس کے اطراف وجوانب میں کسی بینڈی یا بیل یا آدمی وغیرہ کو چلنا دشوار ہے کئی آدمیوں اور بیلوں کا خون کر چکا ہے اطلاع گئی ہے دیکھا چاہئے کیا انتظام ہوتا ہے۔ اجی سُن چکے مست ہوگیا کہ یہ معنی ہیں آیا عقل مبارک کے اندر کہ درمیان میں اچھا آداب عرض ہے واعلیکم الاداب۔

گم نام کا بھلا کہیں ملتا ہے نام بھی
اپنی ۔ آروگ کہتے ہیں مشہور ہیں کہ ہم
تازہ گرفتار پنچ ازورنگل

دہوم دہامی مشاعرہ

حضرات شعرا کی خدمت میں عرض ہے کہ تاریخ ۲۲ اگست روز پنجشنبہ بزم مشاعرہ منعقد کی گئی ہے مصرعہ طرح یہ ہے۔ مدہ اُجڑا عشق ہوا انتہا شوق حضرات شعرا برابر وقت شب کے اندر دا... تشریف لائیں دس بجے کے بعد مشاعرہ شروع ہو جائیگا۔

پتہ۔ چاسمیں روڈ نمبر ۳۳ مکان قریب بیچر کپسنی

المشتہر

الیاس برقی

ہمیں بھی ابھی سوجھی

کیوں مہربان ناظرین یہ پُرانی سُرخی سال گزشتہ کی یاد ہی ہے یا بھول گئے امید تو ہے کہ بھولے ہونگے علی الخصوص ہمارے عنایت فرما نامی گرامی شعرائے ہند جنہوں نے اپنے دلی ذوق و شوق سے فارسی قصیدہ اوصاف حمیدہ میں والا شان سلطان عبدالحمید خان کے لکھ کر بھیجے ہونگے وہ اس سُرخی کو ورد زبان رکھتے ہونگے اور علی تمنا کے نہ آنے سے افسوس کرتے ہونگے بلکہ مالک رسالہ کو بددعا دیتے ہونگے مگر نہیں ہم بے قصور ہیں ع

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

ہزار دوڑ دھوپ کی لاکھوں کوششیں لیکن منظور خدا نہ تھا وقت ٹلتا گیا اسلئے بے سود سمجھ کر بحفاظت رسالہ کو رکھ دیا گیا تھا اور گو کل دنیا بھر میں مختلف زبان کے اوصاف حمیدہ میں ۲۰۰ رسالہ چھپے جنمیں سے ایک یہ بھی ہے جو باقی رہ گیا تھا اور سب سے پہلا اشتہار سال گزشتہ کی ۱۰ جولائی کو اسی کا دیا گیا تھا اور سب سے اخیر اسی نے وجود پایا خیر الحمد للہ یاد زندہ صحبت باقی کا مضمون ٹھہرا اگرچہ مثل بھی یہاں صادق آتی ہے دیر آید درست آید جو ہمیں چار جز

کا رسالہ نکلنے کو تھا وہ آٹھ جز کا تیار ہو کر نکلا اور
دو خاص فوٹو رسالہ میں لگائے گئے ہیں ایک جمعہ
کی سلطانی سواری کا جلوس۔ دوسرا بیت اللہ
شریف کے غلاف اور محمل شریف کا جلوس یہ رسالہ
اب قابل دید تیار ہو گیا کیونکہ ہر طرح مکمل کیا گیا
ہے ملک کے ارمان سب نکالے گئے ہیں تمام باتیں
اس زمانہ میں جس قدر جلد ممکن تھیں سب
قیامت بہر حال اوائل اگست کو اب دو ماہ عالی
کر یہ رسالہ پہلے نامبر اٹھاروں کی نذر ہوگا۔

اعلان

جو رسالہ ۱۳ اگست کو (جو ہی مبارک روز ہے
سالگرہ سلطانی کا) مالک رسالہ کے پاس سے
ملیگا چند کتابیں عام ترکوں کے لئے رکھی گئی ہیں
جسکا ہدیہ ایک روپیہ علاوہ محصول اور ۴ آنہ
محصول ہیں مگر شعراے جن کا کلام درج ہے
ہم آنہ رعایت کی گئی ہے مگر ۱۴ آنہ قیمت کے ہمراہ
تصدیق کے لئے وہ اپنے قصیدہ کا مطلع اور
مقطع ضرور بھیجیں۔

المشتہر

طبیب عبد المجید محمد سوہنی عطاری محلہ شیلی گلی کے
متصل دوسرے منزلے پر مغلئی دواخانہ۔ بمبئی۔

کوک شاستر

مسمی بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں
منتخب ہے۔ اور بالخصوص نوجوانان بالیس العیش
کی دستگیری و قیام تندرستی کے واسطے مجرب نسخے
کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں جن کے عوض
میں اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کرنے کو دریغ
نہ کریں گے چار باب مردوں اور دو باب عورتوں

سے متعلق ہیں معہ ۲۲ تصاویر۔ قیمت فی جلد (۱۲)

بابو رام۔ محلہ قانون گریان۔ مراد آباد

نوایجاد حیرت انگیز صراحی

ایسی صراحی آجتک دیکھی ہیں نہیں آئیں۔
زر کثیر صرف کرنے نہایت ہی کارآزمودہ
شخص سے بنوائیں ہیں۔ صفت یہ کہ پانی یا دیگر
رقیق چیز کو بلا کسی چیز کے مدد کے تھوڑی دیر میں
اس قدر ٹھنڈا کر دیتی ہے کہ انسان اس کو
بڑی لذت سے پیتا ہے۔ ان کے واسطے
تو آب حیات ہے جن کو بنگلوں میں سینکڑوں روپیہ
صرف کرنے پر بھی آب سرد میسر ہو نہیں سکتا
ایسی ہلکی خوشنما اور مضبوط بنی ہوئی ہیں کہ ٹوٹنے
کا نام نہیں جانتی۔ گو مٹی کی ساخت ہیں مگر
بوجہ ہونے چند ترکیبات نئی ہیں یہ خاص فاصل
ہے۔ گرمی کی جان ہے۔ قیمت کلاں (۲) کی
خورد (۱۲) ایک دم یکمد جن کے خریدار کو
ایک مفت۔ علاوہ ازیں ناظرین تمکین کو
واضح ہو کہ ہم نے بڑی جانفشانی سے اور بہت
روپیہ خرچ کر کر خاص و عام کو فائدہ پہونچانے
اور روپیہ کے بچانے کی غرض سے صرف
۳ قسم کی گھڑیاں اور ایک قسم کے گھنٹے وولت
سے بنوائے ہیں جو کہ امید کی جاتی ہے کہ
ایسی سستی اور سچا وقت دینے والی کہیں سے
نہیں دستیاب ہو سکتیں۔ ہماری خاص فریدیہ
واچ جن کے ڈایل میں ہی جو ہی نام ہے۔ دیکھنے
ڈیکھنے میں نکل سلور اور چابی دار مشین نہایت
مضبوط و پایدار گارنٹی ۳ سال قیمت
چھ روپیہ ہماری خاص انگلشی واچ
سکے منہ کی علیحدہ چابی دار نکل سلور مشین

اس کی ہو بہو ۰ یا ۱۰ روپیہ والی انگلش واچ
جیسی نہایت مضبوط خوبصورت برسوں تک کام
دینے والی گارنٹی چار سال قیمت دس روپیہ
کلائی پر باندھنے کی گھڑی۔ معہ باندھنے
کے پرزے کے سکیلے منہ کی۔ قد بہت صرفیانہ
مشین نہایت عمدہ ٹھیک وقت دینے والی
گارنٹی دو سال قیمت چھ روپیہ آٹھ آنہ۔ ۲
کی قیمت دس روپیہ۔ ہمہ جہد دار فرشی گھنٹے
جو چلتے ہیں برسوں کی خبر لاتا ہے اس کے
دروازے کا لاک ہو ڈایل نہایت خوبصورت
بیل بوٹے سے منقش ہیں اور لگانے کا گھنٹہ بھی
لگا ہوا ہے مشین نہایت پایدار سچا وقت
دینے والی ایک مرتبہ چابی لگا دو آٹھ روز
فرصت گارنٹی ۳ سال قیمت گیارہ روپیہ
نوایجاد کوکو کلاک۔ اس کی تعریف کچھ نہ پوچھئے
ہر شخص اوس کی تعریف سے اور ایسی ارزاں
قیمت کے دیکھنے سے ضرور حیران رہ جاوے
گا۔ اس میں پورا گھنٹہ اور نصف گھنٹے بجتے
ہیں ایک خوبصورت چڑیا اور کبھی اب سے
خود بخود کھڑکی کھول کر باہر نکل آتی ہے اور ایک
نہایت سریلی آواز سے اتنی مرتبہ گاتی ہے
جتنی مرتبہ کے گھنٹے بجتا ہے۔ یہ خود بخود غائب
ہو جاتی ہے۔ گھنٹہ نہایت خوبصورت سوئیاں
ہاتھی دانت پرزے اعلیٰ درجہ کے گارنٹی ۳
سال قیمت گیارہ روپیہ۔ مال بذریعہ
وی پی یا نقد دام پر منگاؤ۔

المشتہر

کے آر چندرا
اینڈ کو مرچنٹ
نہر سعادت خان
دہلی

جاسوسون کی رپورٹین

جوہانسبرگ ماؤنٹیڈ رائفلس کے کمانڈر کپتان سٹورٹ نے رات ہی رات کوچ کرکے امرسفورٹ کے قریب ایک ڈچ فوج پر حملہ کیا ۱۸ ڈچ قید ہوئے ۵۰۰ مویشی ہمارے ہاتھ لگے - کرسچین بوتھا کی ... ۳۰۰ ڈچون کی ایک فوج نے علی الصباح ... پر حملہ کیا لیکن ہماری فوج لڑتے لڑتے ... صرف چند گھوڑے دشمن کے ہاتھ لگے۔

روس جنگی جہاز اسکندریہ پر تمام افسر ضیافت مین مصروف تھے اوسی وقت دفعۃً ہوا سے ایک جھونکے سے جھنڈا گر پڑا اور دو افسر ہلاک اور ... مجروح ہوئے۔

لنڈن ٹائمز: بیکن کے ایک تار سے مظہر ہے کہ محاصل کے بل کی تعمیل یکم اکتوبر سے شروع ہوگی۔

کابل سے یہ رپورٹ وصول ہوا ہے کہ امیر صاحب خدیو مصر کے پاس ایک مشن بھیجنا چاہتے ہین۔

گورنمنٹ ہند چینی فوج کے لئے موسم خزان سے پہلے موسم سرما کا تمام سامان چین روانہ کرے گی۔

گذشتہ دو ہفتون کی خبرون سے جو مسہود ... شہر سے وصول ہوئے ہین ظاہر ہوتا ہے کہ وہان ہر طرح امن ہے اگرچہ جرگہ والے کچھ بےچین معلوم ہوتے ہین۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہین کہ ۹ جولائی سے ابتک ۱۰۴ ڈچ مقتول ۱۵ مجروح اور ۲۷۸ قید و مطیع ہوئے۔

لنڈن و ہندوستان کی ڈاک کے جہازون ... سے اطلاع دی ہے کہ آئندہ جنیوا ہی سے جہازات کا محصول ایک شلنگ ۶ پنس فی ٹن بڑھایا جائیگا۔

ہاؤس آف کامنز مین بالاتفاق یہ رائے پاس ہوئی کہ شاہ ایڈورڈ و شہنشاہ ولیم سے ہمدردی کی جائے - مسٹر بالفر نے ایک اسپیچ دی جس مین ملکہ فریڈرک کی بہت تعریف کی - کیونکہ ملکہ موصوفہ نے ان دونون بڑی سلطنتون کے درمیان اتفاق قائم رکھنے کی بڑی کوشش کی۔

ٹینٹسن مین جرمن سپاہیون مین ٹائیفائڈ بخار کا بڑا زور ہے - مگر برٹش افواج کی صحت بہت اچھی ہے۔

امریکا کے فولاد کے مزدورون کے سمجھانے کیلئے جو میٹنگ منعقد ہوئی تھی وہ درہم برہم ہوگئی اور ۷ ماہ حال کو عام ہڑتال ہوگی۔

جنوبی افریقہ مین اب ۷۰ فوجین ڈچون کے خلاف کارروائی کر رہی ہین - جنرل فرینچ نے دشمن سے کئی مقابلے کئے - اور انہین ہر جگہ ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ دشمن حملہ آور بہت گھبرا گئے ہین کمانڈنٹ فاؤچی نے آرینج کالونی کو شمال کیطرف طے کیا۔

امید کیجاتی ہے کہ پرنس آف ویلس ۱۲ ستمبر کو ... برلیسٹ پر فروکش ہوکر خشکی راہ سے بمبئی روانہ ہونگے۔

لارڈ جارج ہملٹن نے ہوس آف کامنز مین ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ کمیٹی امداد قحط زدگان کے کاغذات پر کونسل مین غور ہونا چاہیئے - کیونکہ یہ سوال بہت پیچیدہ اور بحث ضروری ہے - اور ہم صرف تھوڑے سی مہلت مین اس بحث کو ختم نہین کرسکتے۔

رائفل بریگیڈ کے دوم لفٹننٹ کوک نے مقام چکرانہ پر خودکشی کی - اسکی وجہ نامعلوم ہے۔

مسٹر جارڈن کو کوریا کی برٹش وزارت کے عہدہ پر ترقی ہوئی۔

مسٹر چیمبرلین نے ایک ڈیپوٹیشن کے سوال کے جواب مین بیان کیا کہ کیپ و ناٹال و ... کے ٹیکس کی شرائط مین ایک ایسا جملہ داخل کرنا پسند کرتا ہون جس ملک سے اپنی خود ریاستا سے خرید سکے - یہ تحریک کہ جزیرہ کرکوس سے سیلون تک تار کی ایک شاخ نکالی جائے مین بہت پسند کرتا ہون۔

ایک دیوانہ بنگالی کل رنگون کے سلطانہ مین گھس گیا - ویسٹ رائڈنگ رجمنٹ کے ایک برٹش سنتری نے اسپر گولی چلائی مگر خوش قسمتی سے نشانہ خطا کر گیا - وہ گرفتار کرکے پولیس کے حوالے کردیا گیا۔

ایک جرمن جنگی جہاز نے ۲۰۰ ولسیون کو مقام سینٹ ماتھیاس پر قتل کیا اور ۲۷ کو گرفتار کیا - یہ ہرابنک اور ... کے سکرٹری کے قتل کا معاوضہ تھا۔

لارڈ کچنر نے ۷ ماہ حال کو جو اعلان شائع کیا تھا وہ برٹش گورنمنٹ کی ہدایت اور گورنمنٹ کیپ و ناٹال کی رضامندی سے ہوا تھا - اس اعلان کے مطابق تمام کمانڈنٹ سردار وغیرہ جو ابتک ہمارے مقابل مین لڑ رہے ہین وہ ۱۵ ستمبر کے آگے ہتھیار رکھ دینے کی اطلاع قبول کرنے کی حالت مین جنوبی افریقہ سے جلاوطن کردئے جائینگے - اور اورینج فری اسٹیٹ کی گورنمنٹ کے تمام ممبر بھی گرفتار کرلئے جائینگے - اور جن باشندون نے ۱۵ ستمبر تک ہماری اطاعت قبول نکی انکی جائداد اون کے خاندانون کے مصارف کا چارج لگایا جائیگا

کانپور میں انتظام بدرو کیلئے ۱۵ لاکھ روپیہ سرکار سے قرض لیگی۔ جدید شارع عام کی تجویز نامنظور کی گئی ہے۔

آسام میں پچھلے سخت زلزلہ سے سرکاری عمارت کو نقصان پہنچا جس کی مرمت پر ۱ لاکھ ۲۱ ہزار خرچ ہوا ہے۔

برہما کیلئے علیحدہ یونیورسٹی قایم کرنے کی تجویز لاٹ صاحب نے قرار دی اسکی بابت کاغذات مرتب کر رہے ہیں۔

ڈیرہ غازیخان میں دریائے انڈس کے کاٹ ترقی پر ہے طغیانی کا خوف غالب۔ بچاؤ کی پیشبندیاں عبث۔

کانپور میں سکرٹری آریہ سماج کی نالش لاہبل بنام لالہ بھگوان داس انجام بمصالحت ہوئی۔ راضی نامہ داخل۔

قلمرو بہاؤنگر میں دو برکاروں (ڈاک) کو بندوق سے چت کر کے میدہ لوگ ۵۰ ہزار روپیہ لوٹ کر لیگئے۔

کانپور میں امرت بازار کا مقدمہ لائبل جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں رہیگا۔ وجہ صاف ہے مسٹر راٹ صاحب جنپر ملزم کیطرف سے اعتراض تھا وہ رخصت پر چلے گئے پس وجہ اعتراض جاتی رہی۔

کلکتہ میں ایک فوجی مسمی شیبرز پر نالش کی گئی ایک بیوی کے ہوتے دوسری میم صاحبہ سے شادی کی۔

آگرہ سے عمدہ بارش کی خبر آئی۔ فصلوں کی امیدیں ہری بھری ہو گئیں ہر جگہ بارش ہوگئی ہے۔

کلکتہ میں بعدالت پولیس مجسٹریٹ علیپور پرنس مرزا محمد عسکر بہادر پر عجیب الزام کی نالش کیگئی ہے یہ سابق شاہی خاندان اودہ سے ہیں۔ بیوی کی قبر کھدوائی اسکا دعوی منجانب خسر ہے۔

کلکتہ ہائیکورٹ کے اضافہ عملہ کی بابت گورنمنٹ انڈیا عنقریب ایک حکم نافذ کیا چاہتی ہے۔

بمبئی و کراچی کے درمیان براہ راست سلسلہ ریلوے تیار کرینگے ۷۰۰ میل ہوگا خرچ سوا تین کروڑ۔ بی بی سی آئی ریلوے کے سکشن ویرمگام کچھ بھوج ہوتے ہوئے سندھ حیدرآباد تک ہوگا۔

مہم عدن ترکی قلعہ مسمار کر کے واپس آئی کرنل ہربین افسر مہم گرمی سے مر گئے۔ میجر ہوڈ افسر ہے ۳۰۰ گورہ فوج ۵۰۰ دیسی علاوہ شتر سفر مینا۔ و شتری توپخانہ کی مہم تھی۔ کل نقصان دس آدمی مع خفیف مجروح۔

کانپور میونسپلٹی کو انتظام بدرو کے لئے ۱۵ نہیں بلکہ ۵ لاکھ روپیہ گورنمنٹ انڈیا سے قرض ملیگا۔

مقدمہ کسریٹ راولپنڈی میں چیفکورٹ سے سزا بحال رہی۔ عطر چند ایجنٹ کو تین سال قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور سندر سنگھ کو ایک سال قید سخت ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کے سزا ملی۔

شہر بنگلور میں ایک مشہور طوائف اپنے گھر میں مقتول پائی گئی۔ کل مال قیمتی ۵۰۰۰ ہزار لٹ گیا۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

ایک امریکن لیڈی کلکتہ آئی ہیں کہ یہاں بوڑھوں کا ایک یتیمخانہ قایم کریں۔ یہ بہشت لیڈی ہے۔

پٹنہ میں سلسلہ ٹرمبہ سے بند کیا گیا۔ کیونکہ کھینچنے والے گھوڑے بیمار و ناکارہ ہیں بقول انجمن ہمدردی حیوانات)

ڈیرہ غازیخان کا خدا حافظ۔ یہ ضلع غالباً ضلع ملتان کا سب ڈویژن کیا جائے گا۔ دریائے انڈس بحران ترقی پر ہے جیل خانہ [illegible] کیا گیا۔ سول سٹیشن اور چھاونی بھی تیار ہونیوالی ہے [illegible] ورا خالی کیا جائے دیسی شہر آدھا جائی پر ہے کہ سول سٹیشن و چھاونی دریا برد ہو نیکے شہر مثل جزیرہ دکھائی دیگا۔

الہ آباد میں ڈرمنڈ نام فوجی گورہ نے کارپورل مسمی ڈیوائن کو نشانہ بندوق سے مار ڈالا ماخوذ ہے۔

مدراس کے لئے ایک ویٹرنری کالج قایم کرنے کی تجویز حضور گورنر نے نامنظور فرمائی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ جا بجا ویٹرنری شفاخانے قایم ہونگے۔ عملہ کی اصلاح کیجائیگی۔ سٹاک انسپکٹر موقوف ہونگے اور لایق ویٹرنری اسسٹنٹ مقرر ہونگے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۴ اگست	۷	۲۰	۱۰۷
۵ ״	۱۳	۲۱	۱۱۳
۶ ״	۲۱	۲۱	۱۰۹
۷ ״	۱۶	۱۹	۱۲۶
۸ ״	۱۹	۲۹	۱۴۱
۹ ״	۳۳	۲۲	۱۲۸
۱۰ ״	۲۹	۲۶	۱۲۷

مطبع حمیدی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔